احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 9 جون 2004ء 20 ربیع الثانی 1425 ہجری - 9 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 125



## سایۂ رحمت

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فی فضل حب اللّٰہ حدیث نمبر 4655)

7

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

## ہالینڈ میں ورود مسعود اور استقبال، فیملی ملاقاتیں اور روزمرہ کے دفتری امور

رپورٹ: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

### 2 جون 2004ء

مورخہ 2 جون 2004ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر صبح 4 بجکر 30 منٹ پر بیت السبوح جرمنی میں پڑھائی۔ دس بجے ہالینڈ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 9 بجکر 55 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کوری ڈور (Corridor) میں کھڑے حفاظت خاص کی ڈیوٹی دینے والے نوجوانوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ پھر بیت السبوح کے کمپاؤنڈ میں تشریف لائے اور وہاں پر موجود فرینکفرٹ کی لوکل مجلس عاملہ اور مختلف ڈیوٹیاں اور خدمت سرانجام دینے والے معاونین اور کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت السبوح کے احاطہ میں موجود احباب مرد و زن اور بچوں کو السلام علیکم کہا۔ یہ سب احباب حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اور اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے جمع ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے الوداعی دعا کروائی اور دس بجکر 15 منٹ پر ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔

امیر صاحب جرمنی، مربی انچارج صاحب جرمنی اور مجلس عاملہ جرمنی کے بعض احباب بھی ہالینڈ کے بارڈر تک الوداع کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ دو گھنٹے کی مسافت کے بعد حضور انور کا قافلہ جرمنی کی آخری حدود میں داخل ہوا۔ ہالینڈ کے بارڈر سے تھوڑی دیر پہلے ایک مقام پر ہالینڈ کے امیر صاحب اپنی عاملہ کے چند ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ اپنی کار سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا حضور انور نے استقبالیہ ٹیم کے باقی ممبران کو بھی شرف مصافحہ عطا فرمایا اور پھر امیر صاحب جرمنی اور الوداعی ٹیم کے احباب کو مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد نن سپیٹ ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔

2 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نن سپیٹ کے مشن ہاؤس میں ورود فرمایا تو احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ ناصرات الاحمدیہ نے حضور کی آمد پر ترانہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور پھر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

6 بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر بیت النور میں پڑھائیں جس کے بعد حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی بعدۂ فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو رات 9 بجے تک جاری رہا۔ 35 فیملیز کے 142 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں جس کے ساتھ آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

### 3 جون 2004ء

3 جون کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت النور نن سپیٹ میں صبح 4 بجکر 15 منٹ پر پڑھائی۔ حضور انور نے آج دفتری امور سرانجام دیئے اور 30 فیملیز کے 135 افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

9 بجے باربی کیو کا پروگرام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس میں رونق افروز رہے۔ دس بجے مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

## آسمان روحانیت کے ستارے

حضرت مسیح موعود کی 13 نومبر 1889ء کی مبارک تحریر:۔

''دنیا فانی اور محبت دنیا ہمہ فانی۔ جس طرح آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں کہ ان کے نیچے کوئی ستون نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ٹھہرے ہوئے ہیں اور حکم کی پابندی سے بے ستون کھڑے ہیں گرتے نہیں۔ اسی طرح مومن بھی حکم کا پابند ہے خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کھڑا رہتا ہے گرتا نہیں۔ مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے۔ وہ تبدیلی جو خدا تعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے وہ مومن کو قوت دیتی ہے ورنہ ہر ایک محض فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے۔ **شیطان پر وہی فتح پاتا ہے جو بیعت الموت کرے۔**''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم صفحہ 123)

وہ اس کے ہو گئے ہیں اسی سے وہ جیتے ہیں
ہر دم اسی کے ہاتھ سے اک جام پیتے ہیں
ان سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشق یار یگانہ ہیں

## جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔''

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

## عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

## واقفین نو ربوہ رابطہ کریں

تمام ایسے واقفین نو اور واقفات نو ربوہ جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مورخہ 11 جون بروز جمعہ صبح 7:00 بجے بیت النصرت، دارالرحمت وسطی ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ سیکرٹریان محلہ جات ان واقفین نو کی حاضری کو 100 فیصد ممکن بنانے میں تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر عمومی ربوہ)

## مجلس نابینا کی کلاس

مجلس نابینا کی سالانہ تعلیمی، تربیتی اور فنی کلاس 12 تا 30 جون 2004ء مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام نابینا دوست اس کلاس میں شرکت کر کے مستفید ہوں۔ (صدر مجلس نابینا ربوہ)

مشعل راہ

# چھوٹے چھوٹے کام کے لئے بھی دعا کر لینی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

بعض لوگ جو اللہ تعالیٰ کی گو کچھ شناخت رکھتے ہیں۔ لیکن پوری شناخت اور عرفان نہیں رکھتے۔ وہ بڑے بڑے اور اہم کاموں کے لئے تو دعا کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کو ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن چھوٹے چھوٹے اور معمولی کاموں کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں ہم اپنی طاقت اور اپنے زور اور اپنے وسائل سے بجالا سکتے ہیں لیکن (۔) ہمیں ہدایت دیتا ہے۔ کہ تم اس غلطی میں کبھی نہ پڑنا۔ اگر جوتی کے ایک تسمہ کی بھی تمہیں ضرورت ہے۔ جو ایک آنا یا دو آنہ میں بازار سے مل جاتا ہے۔ تو تم یہ سمجھو کہ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہ ہو۔ تمہیں وہ تسمہ بھی نہیں مل سکتا۔ اس لئے تم جوتی کا وہ تسمہ بھی اپنے رب سے مانگو اور اس کے لئے اس سے دعا کرو۔

ایک قصہ ہے کہ ایک شخص تھا۔ جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد نہیں تھا۔ کہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت طلب کیا کرو۔ اس کی جیب میں پیسے تھے۔ اور ان کی وجہ سے وہ اترا رہا تھا۔ ایک دفعہ اسے گدھا خریدنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ قریب شہر میں منڈی لگی ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ گدھا خریدنے کے لئے گھر سے نکلا لیکن گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس نے خدا تعالیٰ کو یاد نہ کیا۔ نہ اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ وہ شہر کی طرف جا رہا تھا۔ کہ رستہ میں اس کا ایک دوست ملا۔ اس نے اس سے دریافت کیا۔ تم اس وقت کدھر جا رہے ہو اس نے کہا میں منڈی سے ایک گدھا خریدنے جا رہا ہوں۔ منڈی میں بہت سے گدھے ہوں گے ان میں سے میں اپنی پسند کا ایک گدھا خرید لوں گا۔ ایک دوست نے کہا۔ بھئی تم نے یہ فقرے بڑے آرام سے کہہ دیئے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ سے دعا نہیں کی۔ تم خدا تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تمہیں تمہاری پسند کا اور برکت والا گدھا مہیا کر دے۔ اس جاہل آدمی نے جواب دیا۔ مجھے دعا کی کیا ضرورت ہے۔ روپے میری جیب میں ہیں اور گدھا منڈی میں موجود ہے۔ اور پھر میری مرضی بھی گدھا خریدنے کی ہے۔ سو میں منڈی کی طرف جا رہا ہوں۔ وہاں سے میں اپنی پسند کا ایک گدھا خرید لوں گا اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرنے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے یا انشاء اللہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس نے ایک بڑ ہانکی، کبر و غرور کا مظاہرہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ایک رنگ میں اباء کا پہلو اختیار کیا۔ منڈیوں میں ایسے لوگوں کی تلاش میں اور ان کو سبق دینے کے لئے جیب کترے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ شخص منڈی گیا تو ایک جیب کترے نے اس کی جیب کتر لی اور اس کا سارا روپیہ نکال لیا اور اسے اس کا علم بھی نہ ہوا۔ اس نے منڈی میں گھوم پھر کر اپنی پسند کا ایک گدھا منتخب کیا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ اسے اس کی پسند کا گدھا مل گیا ہے اس نے سودا چکایا۔ گدھے کا مالک بھی اس کے ہاتھ وہ گدھا فروخت کرنے پر تیار ہو گیا لیکن جب اس نے رقم نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ رقم چوری ہو چکی تھی۔ اس نے اپنا سر نیچے گرایا اور بغیر گدھا خریدے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ رستہ میں اس کا دوست ملا۔ تو وہ کہنے لگا۔ میاں تم منڈی سے گدھا خریدنے گئے تھے لیکن خالی ہاتھ واپس آ رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ اس نے جواب دیا۔ انشاء اللہ میں منڈی سے گدھا خریدنے گیا تھا۔ انشاء اللہ ایک جیب کترے نے میری جیب کتر لی۔ انشاء اللہ میری ساری رقم چوری ہو گئی۔ انشاء اللہ میں اپنی پسند کا گدھا نہیں خرید سکا۔ اس لئے انشاء اللہ میں بغیر گدھا خریدے اپنے گھر واپس جا رہا ہوں۔

اس واقعہ میں بتایا گیا ہے کہ اس شخص نے چونکہ کبر اور غرور کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور اپنے اس کبر اور غرور کی وجہ سے اس نے خدا تعالیٰ سے دعا اور مدد و نصرت مانگنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ اس نے خیال کیا تھا۔ کہ جب روپے میرے پاس ہیں۔ اور گدھے منڈی میں موجود ہیں تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے اور اس کی مدد و نصرت چاہنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اسے ایک سبق سکھا دیا۔ اور اگر یہ واقعہ سچا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس شخص کی یہ حقیری ناکامی اسے آئندہ کے لئے عبودیت کے مقام پر رکھنے والی ثابت ہوئی ہو۔

(مشعل راہ جلد دوم ص10)

# سیمینار بعنوان

## حضرت خلیفة المسیح الرابع کے ہومیوپیتھی پر احسانات

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع اس دور میں ہومیوپیتھی کے چوٹی کے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ ہومیوپیتھی پر وہ احسانات ہوئے ہیں جو اس سے پہلے ہومیوپیتھی کی تاریخ میں نہیں ملتے۔ انہیں احسانات کا تذکرہ کرنے کے لئے احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مورخہ 26 مئی 2004ء کو رات آٹھ بجے دارالضیافت کے خوبصورت ہال میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ تھے۔ اس سیمینار میں احمدی ہومیو پیتھ حضرات نے حضرت خلیفة المسیح الرابع کے ہومیوپیتھی پر احسانات بیان کئے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد پہلی تقریر ہومیو ڈاکٹر مقبول احمد ظفر صاحب نے کی جس میں انہوں نے کہا کہ ہومیوپیتھی کو حضرت خلیفة المسیح الرابع کی عظیم الشان شخصیت سے تعلق کی وجہ سے اس سائنسی دور میں پنپنے کا موقع ملا اور آپ نے اپنے گہرے علم اور تحقیق کے نتیجہ میں ہومیوپیتھی سے متعلق بعض اعتراضات اور خامیوں کو دور کر کے اسے منطقی اور انسانی جسم کے لئے روحانی علاج ثابت فرمایا۔ آپ کے علم کے ذریعہ بہت سے احمدی اور دیگر اہل علم حضرات بھی ہومیوپیتھی کے معترف ہوئے اور اس کی لازوال صداقت پر مہر تصدیق ثبت کی۔ حضرت خلیفہ رابع نے کئی روحانی مضامین کو ہومیوپیتھی کے ساتھ جوڑ دیا اس طرح مذہبی حلقوں میں بھی ہومیوپیتھی کی اہمیت اجاگر ہوئی جو اس کی بقا کی ضمانت ہے آپ ہی نے ہومیوپیتھی کے حوالہ سے کئی تحقیقات کی طرف توجہ دلائی اور ہومیو ڈاکٹرز کو قیمتی نصائح اور رہنمائی سے بھی نوازا۔

اس سیمینار کے دوسرے مقرر مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب تھے جنہوں نے حضرت خلیفة المسیح الرابع کی شہرہ آفاق کتاب ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے اس کتاب میں موجود دوائیوں کو ایک خاص ترتیب کے تحت تقسیم کر کے ان کی تعداد بیان کی۔ انہوں نے مختلف نسخہ جات کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ حضرت خلیفہ رابع نے ناقابل تصور تحقیقات بیان فرمائی ہیں۔ مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب نے حضرت خلیفہ رابع کا منظوم کلام "وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو" ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر راجہ رفیق احمد صاحب نے اپنے لیکچر میں حضرت خلیفہ رابع کے احسانات بذریعہ ترویج و اشاعت ہومیوپیتھی بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفة المسیح الرابع کی ہومیوپیتھی کے میدان میں خدمات کا دورانیہ 40 سال سے زائد بنتا ہے۔ گھر کی چھوٹی سی ڈسپنسری سے ابتداء ہوئی جو دفتر وقف جدید میں ایک مستقل فری کلینک کی شکل اختیار کر گئی۔ خلافت کے بعد یہ چشمہ فیض پہلے سے بھی بڑھ کر احباب جماعت کی صحت و شفاء کا موجب بنا۔ آپ نے دنیا بھر میں فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں کے اجراء کی تحریک پیش فرمائی اور اب 55 ممالک میں 632 سے زائد فری ہومیوپیتھی شفاخانے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت خلیفہ رابع کے بعض غیر معمولی نسخہ جات اور ان کے عالمی اثرات کا ذکر کیا جن میں ایڈز' ایٹمی تابکاری' ایلومینیم کے زہر اور گنگرین وغیرہ سے بچاؤ کے نسخہ جات شامل ہیں۔

آخر پر مہمان خصوصی مکرم خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا اور اس سیمینار کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے حضرت خلیفہ رابع کے ہومیو پیتھک غیر معمولی علم کے بارے میں چند باتیں پیش کیں انہوں نے کہا کہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کو حضرت خلیفة المسیح الرابع جیسی عظیم شخصیت میسر آئی۔ اس سیمینار کے کامیاب انعقاد کیلئے مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب صدر ایسوسی ایشن اور آپ کی ٹیم نے بھرپور حصہ لیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: الیف شمس)

خدائے لم یزل تجھ کو پناہِ خاص میں رکھے
تجھے آغوشِ احمد کی پذیرائی عطا کر دے
ہمیں سب تیرے خوابوں کی حسیں تعبیر مل جائے
ہماری گود میں تیری دعاؤں کے ثمر بھر دے

(مبارک احمد عابد)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

## اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

# شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

## مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

﴿قسط نمبر 4﴾

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

## حضرت صاحبزادہ صاحب کی کابل سے وطن واپسی

کچھ عرصہ کے بعد امیر حبیب اللہ خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا کہ میرے والد آپ کی بہت عزت کرتے تھے اس لئے میں بھی آپ کی عزت کرتا ہوں۔ آپ ہمارے محسن اور مہربان ہیں۔ اگر آپ اپنے وطن جانا چاہتے ہیں تو خوشی سے جاسکتے ہیں۔ اس پر آپ نے یہ ارادہ کرلیا کہ وطن واپس جاکر حج کے لئے ہندوستان کے راستہ سے روانہ ہوں اور حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے قادیان بھی ہوتے جائیں۔

پہلے آپ نے سید احمد نور کی ہمراہی میں اپنے اہل وعیال کو کابل سے سیدگاہ بھجوایا۔ سید احمد نور ان کو وطن چھوڑ کر واپس آ گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے امیر حبیب اللہ خان سے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو امیر نے خوشی سے اجازت دے دی اور آپ کو سواری کے لئے دو اونٹ اور نقد روپیہ دیا اور بڑی عزت واحترام کے ساتھ رخصت کیا۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ دوم صفحہ 15، الفضل انٹرنیشنل 13راگست 1999ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھینچی گئی یہاں تک کہ ان کیلئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہوگیا۔ آخر اس زبردست کشش اور محبت اور اخلاص کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس غرض سے کہ ریاست کابل سے اجازت حاصل ہو جائے حج کے لئے مصمم ارادہ کیا اور امیر کابل سے اس سفر کے لئے درخواست کی۔ چونکہ وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے اس لئے نہ صرف ان کو اجازت ہوئی بلکہ امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھی دیا گیا''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 9،10)

## سفر کے لئے روانگی

سید احمد نور صاحب کا بیان ہے کہ کابل سے سیدگاہ واپس آنے کے قریباً ایک ماہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ ان کے ہمراہ مولوی عبدالستار خان، مولوی سید غلام محمد صاحب، آپ کے خادم خاص مولوی عبدالجلیل صاحب اور وزیر ملاں صاحب تھے۔ سید احمد نور روانگی کے وقت ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ صاحبزادہ صاحب کی اجازت سے اپنے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ضلع بنوں والا راستہ اختیار کیا جہاں سرائے نورنگ میں آپ کی ملکیت جائیداد تھی۔

لکی مقام پر ایک صاحب علم آدمی آپ کو ملا جو تحصیلدار تھا اس سے آپ کی گفتگو حضرت مسیح موعود کے بارہ میں ہوئی۔ اس شخص کے بشرہ سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ حضور پر ایمان لے آیا ہے۔ اس نے آپ کی باتوں پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی سواری کا گھوڑا اس کو تحفہ دے دیا۔

لکی میں ایک اور مولوی صاحب آپ کو ملے۔ انہوں نے آپ کی بہت عزت اور احترام کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے چند روز ان کے مہمان کے طور پر ٹھہرنے کی خواہش کی۔ ان مولوی صاحب نے آپ کی خدمت میں بعض مسائل پیش کئے اور کہا کہ لوگ ان کی وجہ سے مجھے کافر ٹھہراتے ہیں۔ آپ نے ان کو ایک تحریر لکھ کر دے دی کہ یہ مسائل درست ہیں اور اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔

کچھ عرصہ کے بعد آپ لاہور کی طرف روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچنے پر آپ کو معلوم ہوا کہ ہندوستان میں طاعون کی وجہ سے قرنطینہ (Quarantine) کی پابندی لگی ہوئی ہے اور حج کے لئے روانہ ہونے میں مشکلات پیدا ہوگئی ہیں۔ لاہور میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ قادیان روانہ ہوگئے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول و عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب)

## سیدنا حضرت مسیح موعود سے ملاقات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے **میں نے ان کو اپنی پیروی میں اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا''**

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

اخبار البدر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب 18 رنومبر 1902ء کو قادیان پہنچے تھے اور ظہر و عصر کی نماز کے وقت حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اخبار میں لکھا ہے کہ:

چند ایک احباب مع مولوی عبدالستار صاحب جو آج تشریف لائے تھے ان سے حضور نے ملاقات فرمائی۔ ان کے تحفے تحائف لے کر جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کئے تھے فرمایا:

ان کا آنا بھی ایک نشان ہے اور اس الہام یاتیک من کل فج عمیق کو پورا کرتا ہے۔

(البدر 28 رنومبر و 5 ردسمبر 1902 و ملفوظات جلد 4 صفحہ 217-218)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''سعادت ازلی مولوی صاحب ممدوح کو کشاں کشاں قادیان میں لے آئی اور چونکہ وہ ایک انسان روشن ضمیر اور بے نفس اور فراست صحیحہ سے پورا حصہ رکھتا تھا اور علم حدیث اور علم قرآن سے ایک وہبی طاقت ان کو نصیب تھی اور کئی رویائے صالحہ بھی وہ میرے بارے میں دیکھ چکے تھے اس لئے چہرہ دیکھتے ہی مجھے انہوں نے قبول کرلیا اور بکمال انشراح سے میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے پر ایمان لائے اور جاں نثاری کی شرط پر بیعت کی۔ اور ایک ہی صحبت میں ایسے ہو گئے کہ گویا سال ہا سال تک میری صحبت میں تھے اور نہ صرف اس قدر بلکہ الہام الٰہی کا سلسلہ بھی ان پر جاری ہوگیا اور واقعات صحیحہ ان پر وارد ہونے لگے اور ان کا دل ماسوی اللہ کے بقایا سے بکلی دھویا گیا۔ پھر وہ اس جگہ سے معرفت اور محبت الٰہیہ سے معمور ہوکر واپس اپنے وطن کی طرف گئے''۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 229,230)

ملک خان بادشاہ صاحب ولد گل بادشاہ صاحب سکنہ درگئی، خوست بیان کرتے ہیں کہ:

''میں 1902ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے اسی دن رخصت کی یا دوسرے دن کی۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھا۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین دن گزارے ہونگے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ میں نے رویا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے اس لئے تم فوراً وطن واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک ملا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 راگست 1999ء)

## قیام قادیان کے بعض حالات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ کئی مہینہ تک میرے پاس رہے اور اس قدر ان کو میری باتوں میں دلچسپی پیدا ہوئی کہ انہوں نے میری باتوں کو حج پر ترجیح دی اور کہا کہ میں اس علم کا محتاج ہوں جس سے ایمان قوی ہو اور علم عمل پر مقدم ہے سو میں نے ان کو مستعد پاکر جہاں تک میرے لئے ممکن تھا اپنے معارف ان کے دل میں ڈالے''

(تذکرۃ الشہادتین، صفحہ 10، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 11,12)

خداتعالیٰ نے ان کے دل کو حق الیقین سے پر کردیا تھا اور وہ پوری معرفت سے اس طرح پر مجھے شناخت کرتے تھے جس طرح درحقیقت ایک شخص کو آسمان سے اترتا مع فرشتوں کے دیکھا جاتا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 39)

''مولوی صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جب قادیان میں آئے تو صرف ان کو یہی فائدہ نہ ہوا کہ انہوں نے مفصل طور پر میرے دعویٰ کے دلائل سنے بلکہ ان چند مہینوں کے عرصہ میں جو وہ قادیان میرے پاس رہے اور ایک سفر جہلم تک بھی میرے ساتھ کیا۔ بعض

آسمانی نشان بھی میری تائید میں انہوں نے مشاہدہ کئے۔ان تمام براہین اورانوار اورخوارق کے دیکھنے کی وجہ سے وہ فوق العادت یقین سے بھر گئے اور طاقت بالا ان کو کھینچ کر لے گئی''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد20 صفحہ45)

سید احمد نور صاحب نے جب اپنے گاؤں میں سنا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب حج کے لئے روانہ ہوگئے ہیں تو ان کو یقین ہوا کہ آپ راستہ میں قادیان بھی جائیں گے اور حضرت مسیح موعود سے ملاقات کریں گے اس پر سید احمد نور بھی قادیان جانے کے لئے چل پڑے جب بٹالہ پہنچے تو ایک مخالف مولوی انہیں ملا اور پوچھا کہ تم کہاں جارہے ہو۔سید احمد نور نے جواب دیا کہ قادیان جارہا ہوں۔اس پر اس مولوی نے حضرت مسیح موعود کی شان میں ناشائستہ کلمات کہے اور سید احمد نور کو قادیان جانے سے منع کیا۔انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ تم خدا کی باتوں سے روکتے ہو میں ہزاروں میل سے قادیان جانے کے ارادہ سے آیا ہوں قادیان قریب ہے کیسے نہ جاؤں۔اس مولوی نے یکہ والے سے کہہ دیا کہ ان کو قادیان نہ لے جائے۔اس پر سید احمد نور پیدل ہی قادیان روانہ ہوگئے۔

سید احمد نور حضرت صاحبزادہ صاحب کے قادیان پہنچنے کے دس پندرہ دن بعد عصر کے وقت قادیان پہنچے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو ملے۔آپ نے ان کو بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کی کہ حضور ان کی بیعت لے لیں۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ کچھ دن ٹھہریں۔ اس پر صاحبزادہ صاحب نے عرض کی کہ حضور یہ اس قسم کا آدمی نہیں۔اس پر حضرت مسیح موعود نے سید احمد نور کی بیعت لے لی۔

(الفضل انٹرنیشنل 20راگست 1999ء)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا بیان ہے کہ:

''جب سید عبداللطیف صاحب قادیان میں تشریف فرماتھے میں بھی قادیان میں گیا ہوا تھا۔حضرت سید عبداللطیف صاحب اور میں دونوں ایک ہی کمرہ میں ٹھہرے ہوئے تھے میرے پاس ایک چھوٹی سی حمائل ہوا کرتی تھی۔ میں اس کی تلاوت کیا کرتا۔ حضرت مولوی صاحب بھی قرآن مجید یا حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ کرتے۔حضرت اقدس جب نماز کے وقت تشریف لاتے تو بعض دفعہ سید عبداللطیف کی خاطر فارسی زبان میں بھی کچھ فقرات فرمادیتے۔

جب حضور جہلم تشریف لے گئے تو وہاں بھی حضرت سید عبداللطیف صاحب حضرت اقدس کے ساتھ تھے۔ میں بھی تھا۔عدالت کی کوٹھیوں کے پاس لوگوں کی درخواست پر حضرت اقدس نے تقریر فرمائی تو پہلے حضرت سید صاحب کی خاطر فارسی زبان میں تقریر شروع فرمائی تھی لیکن فارسی سمجھنے والے چونکہ بہت کم لوگ تھے اس لئے حضرت مولوی عبداللطیف صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں اردو سمجھ لیتا ہوں، حضور اردو میں تقریر فرمائیں، دوسرے لوگوں کی بھی یہی خواہش تھی۔

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کا یہ شیوہ تھا کہ حضرت اقدس کی طرف منہ کرکے بیٹھتے تھے اور ہمہ تن گوش ہوکر حضور کی باتوں کے سننے میں محو ہوجاتے۔کبھی کبھی آپ کی آنکھوں سے تاثرات کی وجہ سے آنسو بہنے لگ جاتے''۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں:

''حضور کی کتاب ''مواہب الرحمٰن'' جو جہلم کے مقدمہ کی پیشی سے پہلے ہی چھپ کر شائع ہوچکی تھی۔ سید عبداللطیف صاحب نے بھی اس کو پڑھ لیا تھا اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت اقدس کی طرف سے اس میں یہ پیشگوئی جو ذیل کے الفاظ وحی سے شائع کی گئی تھی ''قتل خیبۃ وزید ھیبۃ'' یہ سید عبداللطیف کے ہی متعلق تھی۔(الفضل انٹرنیشنل 20راگست 1999ء)

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ:

''حضرت صاحبزادہ صاحب چند ماہ قادیان میں ٹھہرے۔وہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر کو بھی جایا کرتے تھے۔ جب واپس آتے اور حضور اپنے گھر تشریف لے جاتے تو حضرت صاحبزادہ صاحب فوری طور پر اپنے کپڑوں سے گرد وغبار صاف نہیں کرتے تھے جو سیر کے دوران ان پر پڑجاتا تھا بلکہ کچھ عرصہ انتظار کرتے تھے اور جب ان کو اندازہ ہوجاتا کہ اب حضور نے اپنا لباس صاف کرلیا ہوگا تب اپنے کپڑوں سے گرد جھاڑتے تھے''

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ7,6)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ میں 23ر رمضان المبارک 1320ھ بمطابق 24ردسمبر کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان آیا اور مہمان خانہ میں کنوئیں کے پاس والے کمرہ میں جو شمالی جانب تھا قیام کیا۔ ان دنوں میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب بھی قادیان میں موجود تھے اور مہمان خانہ میں جنوب کی طرف پہلے کمرہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔حضرت صاحبزادہ صاحب ہر صبح کو کنوئیں کے پاس چارپائی پر روبہ قبلہ ہوکر بیٹھ جاتے تھے اور قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔نماز باجماعت کے لئے بیت مبارک میں حاضر ہوتے تھے بیت مبارک ان دنوں بہت چھوٹی ہوتی تھی۔ایک صف میں زیادہ سے زیادہ پانچ نمازی کھڑے ہوسکتے تھے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امام الصلوٰۃ ہوتے تھے۔حضرت مسیح موعود اس کھڑکی کے پاس جو حضور کے گھر میں کھلتی تھی جانب شمال نماز ادا کرتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب عموماً صف اول کے جنوبی کونے میں ہوتے تھے۔نماز کے بعد صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور موقعہ بہ موقعہ کچھ کلام بھی کرتے تھے۔باتیں بہ آواز بلند کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا قد درمیانہ تھا۔بدن موٹا نہ تھا۔ریش بہت گھنی نہ تھی۔اس کے بال اکثر سیاہ تھے۔ٹھوڑی پر کچھ کچھ سفید تھے۔حالت نہایت گداز تھی۔اکثر حصہ رات کا بیدار رہتے۔تلاوت قرآن مجید کا عشق تھا۔اسے ہر وقت حرز جان بنائے رکھتے تھے۔ اپنے ساتھیوں کی تربیت میں مصروف رہتے تھے۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت صوبہ سرحد صفحہ40تا42 تاریخ اشاعت 20راکتوبر 1936ء)

میاں نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر جہلم کی روایت ہے کہ جب حضرت مسیح موعود کرم دین بھیں والے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تو جماعت جہلم نے دریا کے کنارے حضور اور ساتھ کے مہمانوں کے لئے ایک کوٹھی کا انتظام کیا ہوا تھا۔اس سفر میں صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب بھی حضور کے ساتھ عدالت کے احاطہ میں فارسی زبان میں گفتگو فرما رہے تھے اور اردگرد لوگوں کا ہجوم تھا۔اس موقعہ پر ایک دوست نے درخواست کی کہ حضور اردو زبان میں تقریر فرمائیں تاکہ عام لوگوں کو بھی فائدہ ہو۔اس پر حضور نے اردو میں تقریر شروع کردی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت نمبر753)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے 17رجنوری 1903ء کو بمقام جہلم ارشاد فرمایا:

''حضرت ابوبکرؓ نے کوئی نشان نہیں مانگا یہی وجہ تھی کہ آپ کا نام صدیق ہوا۔سچائی سے بھرا ہوا۔صرف منہ دیکھ کر ہی پہچان لیا کہ یہ جھوٹا نہیں ہے۔پس صادقوں کی شناخت اور ان کا تسلیم کرنا کچھ مشکل امر تو نہیں ہوتا۔ ان کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں لیکن کور باطن اپنے آپ کو شبہات اور خطرات میں مبتلا کرلیتے ہیں۔وہ بڑے ہی بدقسمت ہوتے ہیں جو انتظار ہی میں اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور پردہ برانداز ثبوت چاہتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے انکشاف کے بعد ایمان نفع نہیں دیتا۔نفع میں وہی لوگ ہوتے ہیں اور سعادت مند وہی ہیں جو مخفی ہونے کی حالت میں شناخت کرتے ہیں......عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کردکھائے گا وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا.........ایمان یہ ہے کہ کچھ مخفی ہوتو مان لے۔جو ہلال کو دیکھ لیتا ہے تیز نظر کہلاتا ہے لیکن چودھویں کے چاند کو دیکھ کر شور مچانے والا دیوانہ کہلائے گا''

اس موقع پر مولانا مولوی عبداللطیف صاحب کابلی نے عرض کی کہ ''حضور میں نے ہمیشہ آپ کو سورج کی طرح ہی دیکھا ہے کوئی امر مخفی یا مشکوک مجھے نظر نہیں آیا پھر مجھے کوئی ثواب ہوگا یا نہیں؟'' فرمایا ''آپ نے اس وقت دیکھا جب کوئی دیکھ نہ سکتا تھا۔آپ نے اپنے آپ کو نشانہ ابتلا بنادیا اور ایک طرح سے جنگ کے لئے تیار کردیا۔اب بچ جانا یہ خدا کا فضل ہے۔ایک شخص جو جنگ میں جاتا ہے اس کی شجاعت میں تو کوئی شبہ نہیں اگر وہ بچ جاتا ہے اور اسے کوئی گزند نہیں پہنچتا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو خطرات میں ڈال دیا اور ہر دکھ اور ہر مصیبت کو اس راہ میں اٹھانے کیلئے تیار ہوگئے اس لئے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا''

(ملفوظات جلد سوم طبع جدید صفحہ17,16)

میاں عبدالرزاق صاحب ولد میاں رحیم بخش صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر حال دارالفضل قادیان بیان کرتے ہیں:

''جب حضرت صاحب جہلم تشریف لے گئے تو اس موقعہ پر ایک دن پہلے جہلم چلا گیا تھا۔جب اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو وہاں بہت خلقت دیکھنے آئی ہوئی تھی۔ سٹیشن سے حضور کو ایک انتظام کے ساتھ اس کوٹھی میں پہنچایا گیا جو دریائے جہلم کے کنارہ پر حضور کی رہائش کے لئے تھی۔مولوی عبداللطیف شہید مرحوم کابل والے بھی حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے''

(الفضل انٹرنیشنل 20راگست 1999ء)

ملک عطاء اللہ صاحب ولد ملک محمد رمضان صاحب گجرات بیان کرتے ہیں:

''مولوی کرم دین صاحب بھیں والے مقدمہ کے سلسلہ میں جب حضرت صاحب جہلم تشریف لے گئے تو میں اس گاڑی میں یہاں سے (گجرات سے) سوار ہوا۔ہر سٹیشن پر بے شمار ہجوم تھا۔جہلم میں بھی بہت بھیڑ تھی......... جب حضور کچہری تشریف لے گئے تو عدالت کے سامنے میدان میں حضرت مسیح موعود کے لئے ایک کرسی بچھائی گئی، اردگرد احباب کا حلقہ تھا جس میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابل اور رجب خان تحصیلدار آف زیدہ بھی شامل تھے۔

حضرت نے گفتگو کی ابتدا اپنے فارسی شعر۔

آسمان بارد نشاں الوقت می گوید زمین
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

سے شروع کی اور فرمایا کہ ''میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی گواہی دی مگر یہ لوگ نہیں مانتے۔فرمایا کہ مانیں گے اور ضرور مانیں گے مگر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی بھی کھود کر کھا جائیں گے اور کہیں گے کہ اس میں بھی برکت ہے مگر اس وقت کیا ہوگا

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

حضرت کا یہ فرمانا تھا کہ صاحبزادہ صاحب ..............زار زار رونے لگے''

(الفضل انٹرنیشنل 20راگست 1999ء)

فیروز الدین صاحب سیالکوٹی کی روایت ہے کہ ''جب حضور جہلم تشریف لے گئے تو میں ساتھ تھا۔ حضرت شاہزادہ عبداللطیف شہید بھی ساتھ تھے۔اس وقت حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے فرمایا کہ: ''حضور میرا خون ٹپک رہا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میرا خون کابل میں آبپاشی کا کام دے گا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 20راگست 1999ء)

ڈپلومہ انجینئر محمد شفیق صاحب

# ریفریجریٹر کے متعلق چند اہم معلومات اور مفید ہدایات

آج کل گھروں میں ریفریجریٹرز کا استعمال دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق عام معلومات ہر شخص کو خاص کر گھریلو عورتوں کو لازمی ہونی چاہئیں۔ ریفریجریٹرز کو رکھنے کی مناسب جگہ، بجلی کی سپلائی، صحیح استعمال، صفائی اور دیکھ بھال کے متعلق کچھ بیان کرنے سے قبل ریفریجریشن کی مختصر تاریخ کے بارہ میں بتانا چاہتا ہوں۔

## ریفریجریشن کی تاریخ

ریفریجریشن کی تاریخ کچھ اتنی پرانی نہیں ہے۔ اٹھارویں صدی عیسوی میں اور اس سے قبل لوگ قدرتی برف استعمال کیا کرتے تھے اور لوگ اس سے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کو صحیح حالت میں رکھنے کے طریقوں سے بھی واقف تھے۔ سردیوں کے موسم میں لوگ قدرتی برف کو پہاڑوں اور جھیلوں وغیرہ کی سطح سے اکٹھا کرلیا کرتے تھے اور پھر اس برف کو لکڑی کے برادے اور بعض اوقات زمین کے اندر دبا کر سٹور کرلیا کرتے تھے اور گرمیوں کے موسم میں اسے نکال کر استعمال کرلیا کرتے تھے۔

مصنوعی برف بنانے کا تجربہ پہلی مرتبہ 1820ء میں ہوا لیکن اصل کامیابی 1834ء میں ہوئی اور 1890ء تک مصنوعی برف بنائی جانے لگی لیکن گھریلو ریفریجریشن کی پہلی مشین یعنی ریفریجریٹر 1910ء میں جے ایم لارسن (J.M Larsen) نے بنائی اور 1918ء میں یہ مشین باقاعدہ مارکیٹ میں آ گئی۔ اس ریفریجریٹر کو بنانے والی پہلی کمپنی کیلوی نیٹر (Kelvinator) تھی۔ انہوں نے پہلے سال 67 ریفریجریٹرز بنا کر بیچے اور 1920ء تک قریباً 200 ریفریجریٹرز بک چکے تھے۔ اور موجودہ شکل میں آٹومیٹک ریفریجریٹر ہیلڈ کمپریسر کے ساتھ 1926ء میں مارکیٹ میں آیا۔ اب 10 ملین (10,00,000) سے زیادہ ریفریجریٹرز ہر سال مارکیٹ میں فروخت ہوتے ہیں۔

## ریفریجریٹرز کی تنصیب

گھریلو ریفریجریٹر کو ایسی جگہ نصب کرنا چاہئے جہاں اس پر براہ راست سورج کی شعاعیں نہ پڑیں۔ اس کو چولہوں، ہیٹروں یا گرم جگہوں کے نزدیک ہرگز نصب نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ایسی جگہ نصب کرنا ناگزیر ہو جہاں گرمی پیدا کرنے والے آلات نصب ہوں تو ریفریجریٹرز اور ان کے درمیان بڑے سائز کی ایلومینیم شیٹ کا پردہ حائل کردیں۔ کمرہ کافی بڑا اور ہوادار ہونا چاہئے۔ ریفریجریٹر کو دیوار سے کم از کم آدھا فٹ دور رکھنا چاہئے۔ اور مشین کو اچھی طرح لیول کر کے رکھیں۔ لیول کرنے کے لئے سپرٹ لیول استعمال کریں۔

## بجلی کی سپلائی

بجلی کی سپلائی وولٹیج ریفریجریٹر کے لئے درکار سپلائی وولٹیج کے برابر ہونی چاہئے۔ ریفریجریٹر کی نیم پلیٹ پر درکار وولٹس (Volts) لکھے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں گھریلو استعمال کے لئے 220 V A.C بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ ریفریجریٹر کے لئے بہتر یہی ہے کہ فیوز بکس سے علیحدہ لائن حاصل کر کے سپلائی مہیا کی جائے۔ اس کی وائرنگ کے لئے مناسب سائز کی تاریں استعمال کی جاویں تا کہ لوڈ پر تاروں میں برقی دباؤ ضائع نہ ہو۔ ریفریجریٹر کی مین وائر کے ساتھ ایکسٹینشن وائر نہیں لگانی چاہئے۔ اس سے تار میں کافی وولٹ ضائع ہو جاتے ہیں۔ ریفریجریٹر کو چلا کر اس کے موٹر ٹرمینل پر وولٹیج کی پیمائش کرنی چاہئے۔ اگر وولٹیج میں دس فیصد سے زائد کی کمی بیشی ہو تو آٹومیٹک وولٹیج سٹیبلائزر استعمال کرنا چاہئے۔

ریفریجریٹر کو ارتھ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اگر تھری پن پلگ اور تھری پن ساکٹ استعمال نہ کی جائے تو پھر ریفریجریٹر کی باڈی کے ساتھ دھاتی تانبے کی تار اچھی طرح جوڑ کر زمینی ارتھ کے ساتھ ملا دینی چاہئے یا ہینڈ پمپ کے ساتھ اچھی طرح جوڑ دینا چاہئے۔ تھری پن ساکٹ کی صورت میں ساکٹ کی موٹی پن کو چیک کیا جاوے کہ آیا وہ واقعی ارتھ کی گئی ہے۔ ریفریجریٹر کو اگر ارتھ نہ کیا گیا ہو تو اس سے الیکٹرک شاک یعنی برقی جھٹکا لگ سکتا ہے اور قیمتی جان ضائع ہوسکتی ہے۔ خاص کر بچوں کے لئے یہ برقی صدمہ جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔

## بعض ہدایات

1۔ ریفریجریٹر کا دروازہ پوری طرح بند رکھیں۔

2۔ کھانے پینے کی اشیاء کو گرم حالت میں نہ رکھیں بلکہ ٹھنڈا کر کے رکھیں۔

3۔ پانی اور دیگر مائعات کو ڈھانپ کر رکھیں۔

4۔ چیزوں کو اپنی مقررہ جگہ پر رکھیں۔

5۔ دروازہ کم سے کم مرتبہ کھولیں۔

6۔ ٹمپریچر یعنی درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے والے آلہ یعنی تھرموسٹیٹ سوئچ کو درست جگہ سیٹ کر کے رکھیں۔

7۔ شیلوز کو بہت چیزوں سے نہ بھریں۔ اس سے ہوا کی سرکولیشن میں رکاوٹ پیدا ہوگی اور چیزیں جلد ٹھنڈی نہ ہوسکیں گی۔

8۔ جب فریزر کی سطح پر زیادہ برف جم جائے (برف کی تہہ 1/4 انچ یا پنسل کی موٹائی سے زیادہ ہو جائے) تو یہ انسولیشن کا کام کرنا شروع کر دیتی ہے اور انتقال حرارت کے عمل میں کسی حد تک رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے۔ جس سے ریفریجریٹر کی کارکردگی میں کمی آ جاتی ہے تو ریفریجریٹر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اس برف کو لازمی پگھلانا چاہئے۔ اس برف کے پگھلانے کے عمل کو ڈیفراسٹنگ کہتے ہیں۔ آج کل جدید قسم کے ریفریجریٹرز میں آٹومیٹک ڈیفراسٹنگ کا سسٹم لگا ہوا ہوتا ہے جو مشین کے چلنے کے ہر چھ گھنٹے کے بعد بجلی کے ہیٹر یا گرم گیس کے ذریعہ فریزر پر جمی ہوئی برف کو پگھلا دیتا ہے۔ مگر جن پرانی قسم کے ریفریجریٹرز میں ڈیفراسٹنگ کا آٹومیٹک سسٹم نہیں ہوتا ان میں ڈیفراسٹنگ خود کرنی پڑتی ہے۔ عام طور پر ہفتہ میں ایک مرتبہ ریفریجریٹر کو ڈیفراسٹ کرنا کافی ہوتا ہے۔ مگر برسات کے موسم میں جب ہوا میں نمی کی مقدار بڑھ جاتی ہے یا جب مائعات کو بغیر ڈھانپنے کے ریفریجریٹر میں رکھا گیا ہو تو ایسی صورت میں ضرورت کے مطابق ہفتہ میں دو یا تین بار بھی ڈیفراسٹ کرنے کا سب سے اچھا وقت رات کو سونے سے قبل کا ہوتا ہے۔ ڈیفراسٹ کرنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ریفریجریٹر کو آف کر کے اس کا پلگ ساکٹ سے نکال لیں۔ ریفریجریٹر میں رکھا ہوا سامان باہر نکال لیں اور فروزن فوڈ کو اخبار کے کاغذوں میں اچھی طرح لپیٹ کر رکھیں اس سے وہ خراب نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد پیڈسٹل فین کی ہوا سے فریزر پر جمی ہوئی برف کو پگھلا دیں۔ جب ڈیفراسٹنگ کا عمل اچھی طرح سے مکمل ہو جائے تو پھر پیڈسٹل فین کو بند کر دیں اور ریفریجریٹر کو کسی نرم اور صاف کپڑا سے اچھی طرح خشک کر کے دوبارہ چیزیں رکھ کر چلا دیں۔

9۔ پانی کی ٹریز وغیرہ کو پانی سے مکمل نہ بھریں اور ٹریز کو نیچے سے صاف کر لیں اور فریزر میں رکھتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی فریزر میں نہ گرے۔ اس احتیاط سے فریزر سے جمی ہوئی ٹریز نکالنے میں آسانی رہے گی۔

10۔ فریزر میں جمی ہوئی برف کو یا ٹریز کو اکھاڑنے کے لئے کسی دھاتی نوکدار چیز کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ اس سے فریزر میں سوراخ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور فریزر میں سوراخ ہو جانے کی صورت میں ریفریجریٹر میں چارج شدہ گیس خارج ہو جائے گی۔ عام طور پر سوراخ شدہ فریزر کو تبدیل کر کے دوبارہ گیس چارج کرنی پڑتی ہے جس پر کافی خرچ آتا ہے۔ اس لئے فریزر پر جمی ہوئی برف کو کسی دھاتی نوکدار چیز سے ہرگز نہ کھرچیں بلکہ اسے ڈیفراسٹنگ کے ذریعہ دور کریں۔ اگر برف کا کھرچنا بہت ہی لازمی ہو تو پلاسٹک کی چپٹی (جو اس کام کے لئے بنائی جاتی ہے) استعمال کریں۔

## ریفریجریٹر کو صاف کرنے کا طریقہ

ریفریجریٹر کو اندر سے صاف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نیم گرم پانی میں میٹھا سوڈا ملا کر ریفریجریٹر کو اندر سے اچھی طرح صاف کریں۔ اس محلول سے ہر قسم کی بدبو دور ہو جائے گی اور جراثیم سے بھی پاک ہو جائے گا۔

## دیکھ بھال

1۔ بعض لوگ سردیوں میں بجلی کی بچت کی خاطر ریفریجریٹر کو بند کر دیتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ریفریجریٹر کی مشینری لگاتار کام کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے اور یہ بات تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے اگر اسے سردیوں میں بند کر دینے کے بعد دوبارہ گرمیوں کے شروع میں چلایا جائے تو اس صورت میں کمپریسر بعض اوقات جام ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے اور دیگر کئی قسم کے نقائص پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

2۔ اگر بجلی بند ہو جانے کے بعد دوبارہ جلدی آ جائے اور پھر بند ہو جائے اور آ جائے۔ اور یہ عمل جاری رہے تو اس صورت حال سے ریفریجریٹر کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو ایسی حالت میں ریفریجریٹر کو بند کر دینا چاہئے۔ جب دوبارہ بجلی کی رو بحال ہو جائے اور قائم رہے اور بلب جلا کر دیکھ لیں کہ پوری روشنی دے رہے ہیں تو پھر ریفریجریٹر کو آن کریں اور اگر بلب کی روشنی مدھم ہو تو اس صورت میں ریفریجریٹر کو ہرگز آن (On) نہ کریں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ریفریجریٹر کو ایک دفعہ آف (Off) کر دینے کے بعد دوبارہ پانچ منٹ کے وقفہ کے بعد آن کرنا چاہئے بصورت دیگر ریفریجریٹر کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر بجلی بند ہونے کے بعد دوبارہ آ جائے اور ریفریجریٹر کے سٹارٹ ہونے سے گھر کے بلبوں کی روشنی مدھم ہو جائے اور ریفریجریٹر سٹارٹ نہ ہو (ریفریجریٹر کے سٹارٹ ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ اس کا کنڈینسر گرم ہونا شروع ہو جاتا ہے) تو یہ کم برقی دباؤ کی علامت ہے (بشرطیکہ ریفریجریٹر کے لئے سپلائی، فیوز بکس سے براہ راست لی گئی ہو اور درست سائز کی تاریں استعمال کی گئی ہوں)۔ اس صورت میں ریفریجریٹر کو بند کر دینا چاہئے۔ ریفریجریٹر کو دوبارہ اس وقت تک آن نہیں کرنا چاہئے جب تک کہ دوبارہ درست برقی دباؤ بحال نہ ہو جائے۔ اگر کم برقی دباؤ بدستور قائم رہے تو کسی کوالیفائیڈ اور تجربہ کار ریفریجریشن مکینک سے یہ نقص چیک کروائیں۔

3۔ اگر ریفریجریٹر کے کمپریسر میں سے غیر معمولی

آواز آرہی ہو یا ٹھنڈک پیدا نہ کررہا ہو یا بار بار سٹارٹ ہو کر جلدی بند ہو جاتا ہو۔ یا برقی صدمہ پہنچ رہا ہو تو ان تمام صورتوں میں مشین کو آف کر کے کسی کوالیفائیڈ اور تجربہ کار ریفریجریشن مکینک سے چیک کروائیں۔

4۔ خوشبودار چیزوں کو پلاسٹک کی تھیلیوں میں اچھی طرح بند کر کے ریفریجریٹر میں رکھنا چاہئے۔

5۔ سبزیوں اور پھلوں کو فوڈ کمپارٹمنٹ میں جہاں درجہ حرارت 35F سے 40F تک ہوتا ہے رکھنا چاہئے۔

6۔ گوشت کو اگر ایک ہفتہ کے اندر اندر استعمال کرنا ہو تو اسے بھی پلاسٹک کی تھیلی میں بند کر کے فوڈ کمپارٹمنٹ میں رکھنا چاہئے بشرطیکہ وہاں کا درجہ حرارت 40F سے زیادہ نہ ہو۔ اگر گوشت کو ایک ہفتہ سے زائد عرصہ کے بعد استعمال کرنا ہو تو اسے فریزر میں رکھنا چاہئے۔ آٹا وغیرہ کو بھی فوڈ کمپارٹمنٹ میں ہی رکھنا چاہئے۔

7۔ ریفریجریٹر کے کنڈینسر کو ہر ماہ نرم برش سے صاف کرنا چاہئے۔ گرد و غبار والے علاقوں میں اسے ہفتہ میں ایک بار صاف کرنے سے ریفریجریٹر کی کارکردگی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کنڈینسر عام طور پر ریفریجریٹر کے پیچھے فٹ ہوتا اور اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ بعض ریفریجریٹر میں کنڈینسر ریفریجریٹر کے نیچے فٹ ہوتا ہے۔ جب ریفریجریٹر چل رہا ہوتا ہے تو یہ گرم ہوتا ہے۔

# وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 36541** میں حبۃ الحی ولد محمود احمد سلیم قوم سدھو جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حبۃ الحی ولد محمود احمد سلیم ٹھروہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد تبسم وصیت نمبر 31435 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد عبدالغنی ٹھروہ ھریاں ضلع سیالکوٹ

**مسل نمبر 36542** میں حفظہ محمود بنت محمود احمد سلیم قوم سدھو جٹ پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حفظہ محمود بنت محمود احمد سلیم ٹھروہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد تبسم وصیت نمبر 31435 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد عبدالغنی ٹھروہ ھریاں ضلع سیالکوٹ

**مسل نمبر 36543** میں محمد امجد شاد ولد محمد اشرف شاد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد امجد شاد ولد محمد اشرف شاد اگوکی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 سلطان محمد فاتح ولد محمد عیسیٰ منور اگوکی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد بٹ ولد ناصر بٹ اگوکی ضلع سیالکوٹ

**مسل نمبر 36544** میں مختیار احمد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں پیشہ زمینداره عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ جمالپور ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 24 ایکڑ واقع گوٹھ جمالپور ضلع خیرپور میرس سندھ مالیتی -/2400000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 7 مرلے واقع ملک کالونی نواب شاہ سندھ مالیتی -/150000 روپے۔ 3۔ 2 عدد پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع موگنیال چوک نزد دریاخان مالیتی -/100000 روپے۔ 4۔ ایک عدد موٹر سائیکل مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ......... روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگا۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد آمد پر حصہ بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مختیار احمد ولد محمد ابراہیم گوٹھ جمالپور ضلع خیرپور میرس سندھ گواہ شد نمبر 1 طارق محمود چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اسماعیل وصیت نمبر 14879

**مسل نمبر 36545** میں فرخ نعیم زوجہ نعیم احمد اختر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد علی کالونی راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/32000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور مالیتی -/25000 روپے۔ 3۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرخ نعیم زوجہ نعیم احمد اختر محمد علی کالونی راجن پور گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد اختر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد وصیت نمبر 27111

**مسل نمبر 36546** میں امۃ الوحید زوجہ رشید احمد تبسم کاہلوں قوم کاہلوں جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹری ضلع دادو سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 20 گرام 670 ملی گرام مالیتی -/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور وزنی 28 گرام 410 ملی گرام مالیتی -/18631 روپے۔ 3۔ کلائی گھڑی مالیتی -/250 روپے۔ 4۔ سنگر سلائی مشین۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الوحید زوجہ رشید احمد تبسم کاہلوں کوٹری ضلع دادو سندھ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد وصیت نمبر 13317 گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم ولد لال دین کوٹری ضلع دادو

**مسل نمبر 36548** میں امۃ الشافی زوجہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی قوم یوسف زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/US$10000 ڈالر۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 267 گرام مالیتی -/204522 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الشافی زوجہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی میرپور خاص گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ارائیں ولد مولوی کرم الٰہی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص

**مسل نمبر 36549** میں عبدالنور محمود ولد چوہدری عبدالحیٔ قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالنور محمود ولد چوہدری عبدالحئی گلگشت کالونی ملتان گواہ شد نمبر 1 سعید احمد سعید وصیت نمبر 25093 گواہ شد نمبر 2 طارق علی کھوکھر ولد ملک عمر علی احمد کھوکھر گلگشت کالونی ملتان

**مسل نمبر 36550** میں نجمہ پروین زوجہ ظہور احمد چیمہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 171/TDA ضلع لیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5200 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ پروین زوجہ ظہور احمد چیمہ چک نمبر 171/TDA ضلع لیہ گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مدثر محمود کاہلوں برادر موصیہ

**مسل نمبر 36552** میں ناصرہ بیگم بیوہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم گھمن جٹ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوئیوال ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 10 ایکڑ واقع خورد پور مالیتی -/600000 روپے۔ مکان رقبہ پونے چار مرلے واقع علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی -/750000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/2900 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/33 روپے۔ سلائی مشین مالیتی -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ بیگم بیوہ چوہدری غلام احمد بھوئیوال ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمود احمد ولد چوہدری غلام احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد ولد ایم بشیر احمد وصیت نمبر 30511

**مسل نمبر 36553** میں حما وقار زوجہ مرزا وقار احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6 سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے 9 ماشے مالیتی -/25000 روپے۔ حق مہر -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حما وقار زوجہ مرزا وقار احمد سول لائن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 مرزا وقار احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سمیع اللہ وصیت نمبر 16638

**مسل نمبر 36555** میں اقبال بیگم بیوہ رانا رشید الرحمن قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/500 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے۔ 3۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ ڈیڑھ ایکڑ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اقبال بیگم بیوہ رانا رشید الرحمن باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 ممتاز احمد بھٹی وصیت نمبر 22821 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد وصیت نمبر 31208

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرمہ نعیمہ سلہری صاحبہ صدر لجنہ جوہر ٹاؤن لاہور لکھتی ہیں۔ میری والدہ مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نیاز الدین احمد سلہری صاحب مرحوم جو محترم ثاقب زیروی صاحب مرحوم کی ہمشیرہ تھیں مورخہ 18۔ اپریل 2004ء شام چار بجے میری رہائش گاہ جوہر ٹاؤن میں بعمر 78 سال انتقال کر گئیں۔ 19۔ اپریل کو صبح آٹھ بجے محترم الیاس احمد صاحب صدر حلقہ جوہر ٹاؤن نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ انتہائی نیک، صالح سادہ مزاج، دینی غیرت رکھنے والی اور تہجد گزار تھیں۔ محترم حکیم اللہ بخش خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی دختر تھیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

## اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کوسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 19 جون 2004ء ہے۔ جبکہ انٹری ٹیسٹ 20 جون 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات روزنامہ ڈان 30 مئی 2004ء سے حاصل کریں۔

پنجاب کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (PCIT) نے ایم فل /پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے مزید معلومات روزنامہ ڈان یکم جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے ایم فل۔ پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 24 جون 2004ء ہے مزید معلومات روزنامہ ڈان یکم جون 2004ء سے حاصل کریں۔

پنجاب یونیورسٹی نے ایم فل میتھ میٹکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جون 2004ء ہے جبکہ ٹیسٹ 5 جولائی 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان یکم جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

پنجاب کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن نے BBA اور MBA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے جبکہ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس نے BS اور MS میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان یکم جون 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

فاؤنڈیشن فار ایڈوانسمنٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (FAST) نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(i)MS (Computer Science)
ii- MS (Software Project Management) iii- BBA (4 Years)
iv- BS (Telecommunication Engineering) v- BS (Computer Science)

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جون 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 21 تا 26 جون 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات روزنامہ ڈان مورخہ 30 مئی 2004ء سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب واہ کینٹ لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ مکرمہ ناصرہ یعقوب صاحبہ کی دائیں آنکھ کی پیوندکاری کا آپریشن نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے کیا ہے۔ مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## گمشدہ کیمرہ

ایک دوست کا کیمرہ بازار میں کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو اس بارے علم ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 9 جون 2004ء

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:20 |
| طلوع آفتاب | 5:00 |
| زوال آفتاب | 12:08 |
| وقت عصر | 5:07 |
| غروب آفتاب | 7:16 |
| وقت عشاء | 8:54 |

## سالانہ اجتماع واقفین نو

### ضلع اسلام آباد

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد لکھتے ہیں۔ شعبہ وقف نو جماعت احمدیہ اسلام آباد کا سالانہ اجتماع مورخہ 16 مئی 2004ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے 138 واقفین / واقفات نو اور 150 کے قریب ان کے والدین نے شرکت کی۔ اجلاس کے دو سیشن تھے۔ پہلے سیشن کی صدارت وکیل صاحب وقف نو نے کی۔ دوسرے اجلاس کے مہمان خصوصی وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد خاکسار نے صدر اجلاس کا تعارف کروایا اور بعد ازاں محترم صدر مجلس نے اختتامی خطاب فرمایا۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اس اجتماع میں مقابلہ جات کے لئے تین معیار بنائے گئے تھے۔ ہر تین معیار میں 108 واقفین / واقفات نو نے شرکت کی۔ اجتماع میں دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا اور اختتام پر ان کی ریفریشمنٹ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو نیک جزاء عطا فرمائے اور اجتماع کے اچھے نتائج برآمد ہوں۔

## مجلس نابینا کا اجلاس

مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 31 مئی 2004ء کو بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں یوم قدرت ثانیہ کے حوالہ سے ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حبیب احمد صاحب، مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب، نائب صدر مجلس اور مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نے تقاریر کیں اور خلافت کی اہمیت، افادیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے آخر پر صدر مجلس نے خطاب کیا۔ دعا کے بعد حاضرین کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔

## درخواست دعا

مکرم میاں حبیب احمد صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار کے بیٹے عبدالمجید احمد کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور C.M.H لاہور میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

# خبریں

**وزیر اعلیٰ سندھ مستعفی** وزیر اعلیٰ سندھ سردار علی محمد مہر نے ذاتی وجوہ کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے اور کہا ہے کہ ملک اور صوبے کے مفاد میں عہدہ چھوڑ کر نئی مثال قائم کی ہے۔

**متوقع وزیر اعلیٰ سندھ** نئے وزیر اعلیٰ سندھ کیلئے ارباب غلام رحیم کا نام سرفہرست ہے۔ وہ 1985ء میں ڈسٹرکٹ کونسل تھرپارکر کے چیئرمین بنے۔ 2 مرتبہ رکن قومی اسمبلی منتخب ہوئے۔ اور گزشتہ حکومت میں وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ جام صادق دور حکومت میں صوبائی مشیر رہے۔

**طالبان کے حملے** افغانستان میں طالبان کے حملوں میں 60 سے زائد افغان و امریکی فوجی مارے گئے۔ جبکہ اتحادی افواج نے 20 طالبان کو جاں بحق کر دیا۔ زابل میں شدید معرکہ آرائی جاری ہے۔ پکتیا میں طالبان نے 2 اتحادی گاڑیوں کو راکٹوں سے اڑا دیا۔ 12 فوجی مارے گئے۔

**کوفہ کی جامع مسجد پر میزائل حملہ** عراقی شہر کوفہ میں امریکی فوج نے میزائل حملہ کر کے جامع مسجد کو شہید کر دیا جس سے مسجد میں موجود مہدی ملیشیا کے مجاہدین اور عام نمازیوں کی بڑی تعداد کی ہلاکتوں کا خدشہ ہے۔ میزائل حملہ سے مسجد میں موجود اسلحہ و گولہ بارود کا بڑا ذخیرہ تباہ ہو گیا۔ مقتدیٰ الصدر کے حامی مجاہدین اور امریکی فوج میں شدید لڑائی شروع ہو گئی ہے بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ کرکوک میں بعث پارٹی کے مطابق عہدیدار سمیت 3 عراقی ہلاک ہو گئے ہیں۔

**ایٹمی پروگرام** پاکستان نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام جاری ہے گا اسے کسی اور کے کنٹرول میں دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میزائل تجربات سے ایٹمی پروگرام کے رول بیک کی تمام افواہیں دم توڑ گئی ہیں۔

**ٹرک کھائی میں گرنے سے 40 جاں بحق**

ایبٹ آباد میں ٹرک کھائی میں گرنے سے کم از کم 40۔ افراد جاں بحق اور 10 شدید زخمی ہو گئے یہ حادثہ اسلام آباد سے 80 کلومیٹر دور پیش آیا۔ مانسہرہ کے ایک ہی خاندان کے 40 سے زائد افراد مری میں واقع زیارت موہڑہ شریف سے واپس آ رہے تھے۔ موڑ کاٹتے ہوئے ٹرک کھائی میں جا گرا۔ جاں بحق ہونے والوں میں 10 سے زائد خواتین اور زخمیوں میں 6 بچے شامل ہیں۔

**گلگت میں کرفیو برقرار** گلگت میں پانچویں روز بھی بدستور کرفیو نافذ رہا۔ تاہم شہر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

**طوفانی بارش سے ہلاکتیں** لاہور اور دیگر اضلاع میں طوفانی بارش سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 24 ہو گئی ہے۔ ناظم لاہور نے ہنگامی صورت کا اعلان کر دیا ہے۔ کئی جگہ آسمانی بجلی گرنے سے آتشزدگی ہوئی۔ ہسپتال زخمیوں سے بھر گئے ہیں۔ گوجرانوالہ، وزیرآباد، فیروز والہ اور دیگر علاقوں میں 4۔ افراد ہلاک ہوئے۔ ژالہ باری سے کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں اور کچے مکانات منہدم ہو گئے۔

## ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

مورخہ 16 جون 2004ء بروز بدھ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین لگائی جا رہی ہے۔ جن احباب نے پچھلے سال جون 2003ء میں ویکسین لگوائی تھی اس کی بوسٹر ڈوز بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)


اکسیر اولاد نرینہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

الفردوس گارمنٹس
شرٹس۔ ڈریس شرٹ، ڈریس پینٹ جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
85۔ نیو انارکلی۔ لاہور فون: 7324448

سی پی ایل نمبر 29

زری کی بہترین سوٹوں پر زبردست سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
فون: 04524-213158

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

اب آئے گا مزہ
ہم لے کر آئے ہیں مزے مزے کے کھانے
تقریبات کو حقیقی خوشیاں بنانے والے
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ ٹاؤن لاہور فون: 7932237